غازۂ شاہد

کارنامۂ محرم

وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی

یہ رسالہ نافعہ مبحث دامادی قاسم ابن امام حسن میں مسمی بہ

اسم تاریخی

غازہ شاہد

سنہ ۱۳۲۳ھ

تالیفات انیقہ و تدقیقات رشیقہ سے محقق [illegible] السید آل محمد صاحب کے

مطبع یاضی امروہہ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اوس خدا کی مقدس ذات کو زیبا ہے جسنے ہر شے کو پیدا کیا ہے اور نعت اوس پیغمبر آخر الزمان کی لایق ہے جو سب پیغمبرون پر رتبہ مین فایق ہے اسم پاک اونکا محمد ہی اور دوسرا احمد ہی اور منقبت حیدر کرار وصی احمد مختار سے ایمان کی جلا ہی انکے مداح کو بہشت مین گھر ملا ہی اما بعد ہیچمدان حقیر ترین زائران ضعیف ترین حاجیان سید آل محمد ابن زبدۃ الحاج عمدۃ الزوار سید اصغر حسین سلمہ اللہ المنان یہ عرض کرتا ہی کہ ان روزون مین بسبب علم کی ترقی کے میرے دل نے یہ چاہا کہ ایک تاریخ ارض مقدس کربلا کی لکھون جب اوسکو لکھنا شروع کیا تو اوسمین تاریخی واقعات کی لحاظ سے حضرت قاسم پسر امام حسن کی دامادی کا حال بضمن عدم صحت واقعہ مختصراً لکھا در صورت اسکے تحقیق نہونے کے اس فعل کا معصوم پر افترا اور بہتان ہے جو بہت بڑا گناہ ہی اور اس وضعی واقعہ کا رواج اور شیوع اس حد کو پہونچ گیا ہے کہ عام طور سے مرثیون اور مقتل کی کتابون مین لکھا جاتا ہی اور شہر بشہر منہدیان اوٹھائی جاتی ہین اور ممبرون پر بیان کیا جاتا ہی بعض محبان واثق اور دوستان صادق کی یہ استدعا ہے کہ کسیقدر بسط سے یہ حال جدا اس رسالہ تاریخی سے لکھکر چھپایہ کرایا جاے بنابرین ان اوراق مین جدا لکھدیا اور رسالہ کا تاریخی نام غازۂ شاہد رکھا و باللہ التوفیق وبہ نستعین

آنحضرت را بر سر او گذارد پس زنان حرم فاطمہ را زینت نمودند پس آنحضرت دست فاطمہ
را بدست قاسم داد و گفت اینست امانتی کہ پدرت بدست من سپردہ بود تمام شد اس روایت
سے اہل ہوش پر ظاہر ہے کہ اس تعویذ کا دکھانا امام حسین ع کو حضرت قاسم کا روز عاشورہ دن
تہا بعد شہید ہو جانی جملہ انصار اور اولاد عقیل اور اولاد جعفر طیار کے اور منجملہ اولاد عقیل
کے دو بیٹے حضرت مسلم کے بہانجی حضرت امام حسین اور عباس کے جو بطن سے رقیہ دختر امیر المومنین کے
تھے شہید ہو چکے تھے اور دو بیٹے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار کے بہانجی حضرت امام حسین ع
کے جو بطن مطہر حضرت زینب کے تھے بعد اونکے وہ بہی شہید ہو چکے تھے اور بموجب اس روایت
کے عقد دن مین ہونا قرار پاتا ہے نہ رات مین صاحب ماتن نے باوجود مصلحت بیان
کرنے کے اسی پسند نہین کیا کہ وصیت حضرت امام حسن کی اوس تعویذ مین تہی یا وہ
تعویذ رات کو کہولا گیا چنانچہ کہا ہے وما اشتہر بین الناس ان تلک الوصیۃ ایضًا
کانت مکتوبۃ فی عوذۃ حلّہا القاسم تلک اللیلۃ فعندی فیہ نظر خلاصہ اور
یہ روایت جو عام لوگون مین مشہور ہی کہ داماد بنانی کی وصیت بہی امام حسین کی نسبت
اوسی تعویذ مین درج تہی جسکو حضرت قاسم نے اوسی شب کو کہولا ہی مجہی اسمین کلام ہے
اب حقیر لکھتا ہی کہ یہ تعویذ تو رخصت نہ ملنے کے بعد کہولا گیا تہا شب کیسی اور وہ لڑائی
کا وقت تہا جیسا اصل روایت سے جو ہمنے ریاض الشہادت سے قبل ازین نقل
کی ہی عیان ہے اور یہ بہی اس روایت سے ہویدا ہے کہ جب حضرت قاسم نے جناب
امام حسین کو وہ تعویذ دیا تو آپ اونکو خیمہ مین لیگئے اور اپنے بہائی عباس اور عون کو
وہان بلایا اور خطبہ پڑہا اور قاسم کی شہادت کے مہر باندہ کر فاطمہ کبریٰ سے عقد کر دیا اور
جناب زینب خاتون سے حضرت امام حسن کا لباس منگوایا اور دیگر متع لباس حضرت

امام حسن کا حضرت قاسم کو پہنائی اور عمامہ اونکا سر پر حضرت قاسم کے باندہا اور
عورتون نے حضرت فاطمہ کبرا کی زینت کی کاتب الحروف اس روایت کے جہٹلانے
کے لئے چند وجہین وجیہ پیش کرتا ہے پہلے یہ کہ یہ روایت کسی حدیث کی کتاب
مین نہین جیسا کہ بعض جوابین سلطان العلما کے ہے و نیز ملای مجلسی کی ارشاد اور تحریر سے اور
صاحب ریاض الشہادت کے ظاہر ہے دوسری کتابون مین علما کا نہ دیکہنا جیسا
کہ گذرا تیسری بے ضرورت کہ حضرت قاسم اور فاطمہ کبرا دونون خورد سال بچے تہے
اور حضرت قاسم اوسی وقت مرنیکو جارہے ہین اور حضرت امام حسین شب مین سب
کی شہادت کی خبر دیچکے ہین چوتہے یہ قیامت تو بپا ہو رہی ہے کہ خاندان والونکی
لاش پر لاش چلی آتی ہے حضرت رقیہ اپنے بیٹون کو رو رہی ہین حضرت زینب اپنے
صاحبزادونکو پیٹ رہی ہین سارے خاندان اور انصار قتل ہو چکا ہے باقی کی باری
سو منہہ پر کہڑی ہی بڑی سخت پریشانی کا وقت ہے اور وہان اطمینان سے کپڑے امام
حسن کے مانگے جارہے ہین ذرع اور لباس پہنایا جارہا ہے خطبہ کیسے اطمینان سے پڑہا
جاتا ہے بہلا یہ کونسا وقت نکاح کا تہا پانچوین یہ قبل ازین کفار کے حملہ پر حملہ تہے
خیمونکے جلانیکو چڑہے چلے آتے تھے حضرت کے انصار اونکو روکتے تہے خندق
مین آگ جلا کر خیمونکی حفاظت بمشکل کی تہی بلکہ چونکہ مخالفین مسلمان تہے اور نماز
کی مہلت نہ دیتے تہے بڑی مشکل سے دو اصحاب کو اپنے رو برو کہڑا کر کے
امام حسین عم نے نماز خوف جماعت پڑہی وہ دو صحابی ایک زہیر قین دوسرے
سعید بن عبداللہ حنفی تہے یہانتک کفار چڑہ آنے اور لڑنے مین کوشش کرتے
تہے کہ امام حسین عم کے بچانیکو جو سعید بن عبداللہ آگے کہڑے ہوئے تہے کفار نے

اونکو شہید کردیا اس عقد کے واسطے اونہون نے کیسے مہلت دیدی کہ خطبہ بھی
پڑہ لو صیغہ نکاح کا بھی پڑہو کپڑے پہناؤ ذریع بھی پہناو دولہن کی زینت بھی کرلو باطمینان
خیمہ مین جا بیٹھو بھلا اسوقت کفار کا روکنے والا کون تھا نماز کے وقت تو کچھ انصار
اور سب اہل خاندان تھی اسوقت فقط حضرت عباس اور اونکی بھائی اور حضرت علی اکبر جو در
حقیقت علی اوسط ہین بھی تھے اور عون بن علی ع اور یہ سب باہر نہین تھے بلکہ سب خیمہ مین تھے چھٹے حضرت
زینب کے تو دو بھانجے اور خصوصًا دو بیٹے اور عزیز اور بھائی کے انصار قتل ہوچکے لاشین خیمہ
مین اگئین وہ بیٹو نکا رونا چھوڑ کر لباس حضرت امام حسن کا لا رہی ہین اسکو تو کوئی بچہ بے سمجھ
بھی نہ مانیگا ساتوین حضرت فاطمہ کبرا کا سنگہار عورتون کے ہاتھ سے اس آفت اور
بے اطمینانی کے وقت اپنے عزیزونکی لاشین اور اونکا رونا چھوڑ کر ہونا آٹھوین ایسے
ایسے قریب عزیزونکے قتل ہونے کے وقت فورًا اس عقد کا ہونا بھلا کیسے مانا جاوے
نوین بے اطمینانی کے وقت اس نکاح کا ہونا دسوین جو اس روایت مین ہے کہ حضرت
امام حسین نے لباس حضرت امام حسن ع اور ذریع اوسوقت حضرت قاسم کو پہنائی
یہ بات کسی کی عقل کب تجویز کریگی کہ حضرت قاسم اوسوقت بچے تھے ریاض الشہادت
مین ہے قاسم بن الحسن کہ در آنوقت بحد تکلیف نرسیدہ بود دوازدہ یا سیزدہ سال
از عمر شریفش نگذشتہ بود اور ملاے مجلسی کی جلاء العیون مین ہے قاسم پسر
حضرت امام حسن ع کہ چہرہ مبارکش مانند آفتاب تابان بود وبحد بلوغ نرسیدہ بود
نزد عم بزرگوار خود آمد و رخصت جہاد طلبید جبکہ ایسے کم سن تھی اونکے جسم مین حضرت
امام حسن کی پوشاک کیسے آگئی ایک بزرگوار نے فرمایا کہ اوسوقت عورتون نے
سوئی لیکر ٹانکدی ہوگی مین کہتا ہون [redacted]
یہ کیا جواب ہے

اور سب سے بڑہ کر تو گیارہوین یہ عجب ہی کہ حضرت فاطمہ کبرا کا نکاح مدینہ مین حضرت
حسن مثنی سے ہو چکا تہا پہر دوسرا نکاح حیات مین شوہر کی کیسا اور حسن مثنی کربلا مین موجود
تہے چنانچہ سیر الائمہ مین مذکور ہوا ہی کہ علماء انساب نے حضرت امام حسین کے بیٹے سترہ عدد لکہی ہین
اور صاحب ناسخ التواریخ نے بیس عدد کو وارد کیا ہی اونکی تفصیل یہ ہے اول زید دوسرے
حسن مثنی تیسرے حسین اثرم چوتہی علی اکبر پانچوین علی اصغر چہٹے جعفر ساتوین عبد اللہ اکبر آٹہوین
عبد اللہ اصغر نوین قاسم دسوین عبد الرحمن گیارہوین احمد بارہوین اسمعیل تیرہوین یعقوب
چودہوین عقیل پندرہوین محمد اکبر سولوین محمد اصغر سترہوین حمزہ اٹھارہوین ابو بکر اونیسوین
عمر بیسوین طلحہ اور ان بیس عدد مین سے سات تن عاشورے کے دن کربلا مین سید الشہدا
کے ساتہہ موجود تہے اول حسن مثنی دوسرے زید اور حسن مثنی جس زمانہ مین مدینہ مین تہے تو اونکو یہ
خیال تہا کہ کسی بیٹی سے جناب امام حسین کی نکاح کرون جب یہ خبر حضرت امام حسین تک
پہونچی تو حضرت نے حسن مثنی کو اپنے پاس طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہ دونون بیٹیان میری
فاطمہ کبرا اور سکینہ ہین جس سے چاہو تم اپنا نکاح کرلو حسن مثنی بسبب شرم کی کچہہ نہ بولے
اسوقت جناب سید الشہدا نے فرمایا کہ مینی اپنی بیٹی فاطمہ کا عقد تمہارے ساتہہ کیا وہ میری
مان فاطمہ زہرا سے صورت مین بہت مشابہ ہی خلاصہ حسن مثنی روز عاشور سید الشہدا کی خدمت
مین حاضر تہے اور عمر سعد کے لشکر سے جہاد کرتے تہے اور بہت زخمی ہوگئے اور کشتون مین
گر گئے جسوقت کہ سب شہیدون کے سر تن سے جدا کئے جاتے تہے اوسوقت حسن مثنی
مین کچہہ حیات کی رمق باقی تہی اسمار بن خارجہ جسکی کنیت ابو حسان تہی اوسنے انکی شفاعت
کی اور یہ شفاعت اس سبب سے تہی کہ حسن مثنی کی مان خولہ منظور کی بیٹی فزارہ کے قبیلہ کی تہین
جب اس شفاعت کو عمر ابن سعد نے سنا تو کہا کہ ابو حسان کے بہانجے کا سر کاٹنا نچاہئے

حسن مثنیٰ اوسکے بہانجے کو اوسے ہی دید ویں ابو حسان حضرت حسن مثنی کو اپنے ساتھ
کوفہ مین لے آیا اور اونکی یہان دوا کی یہانتک کہ اونکو صحت ہوگئی اور یہانسے وہ مدینہ
کو چلے گئے انتہی اسکے لکھا ہی کہ اس روایت سے ظاہر ہوگیا کہ حضرت قاسم کی دامادی اور نکاح
کی روایت بے اصل ہی اور جہوٹ ہی اسلئے کہ سید الشہدا کے دو بیٹیون سے زیادہ کوی تیسری
بیٹی نہین تھی ایک فاطمہ زوجہ حسن مثنیٰ دوسری سکینہ پہر باقی پانچ پسر کی حضرت امام حسن
کی شہادت لکھی ہی اصل عبارت سیر الائمہ کی یہ ہے علماے انساب پسرہاے حضرت
امام حسن را ہفتدہ تن یافتہ اند و صاحب ناسخ التواریخ پسرہاے آنحضرت تا بیست
نفر مقرر کردہ بدین تفصیل اول زید دوم حسن مثنیٰ سوم حسین اثرم چہارم علی اکبر پنجم علی اصغر
ششم جعفر ہفتم عبد اللہ اکبر ہشتم عبد اللہ اصغر نہم قاسم دہم عبد الرحمان یازدہم
احمد دوازدہم اسمعیل سیزدہم یعقوب چہاردہم عقیل پانزدہم محمد اکبر شانزدہم محمد اصغر
ہفتدہم حمزہ ہیجدہم ابوبکر نوزدہم عمر بستم طلحہ و ازین جملہ ہفت تن روز عاشورہ
در رکاب سید الشہدا ملازمت داشتند اول حسن مثنیٰ دوم زید اما حسن مثنی زمانیکہ در مدینہ
بود در خاطر داشت کہ دختر سید الشہدا را در حبالہ نکاح در آورد چون این خبر را الغرض
آنحضرت رسانید او را حاضر ساخت و فرمود اینک فاطمہ و سکینہ دختر من اند و ہر یک
را خواستہ باشی با تو کابین خواہم بست حسن را شرم مانع آمد سخن نکرد سید الشہدا فرمود
دختر خود فاطمہ را کہ با مادرم شبیہ است با تو کابین بستم خلاصہ حسن مثنی در یوم عاشورا در
رکاب سید الشہدا حاضر بود و با لشکر ابن سعد جہاد کرد و زخم فراوان یافت و در میان
کشتگان افتاد وقتیکہ سائر شہدا را از تن دو سر ساختند ہنوز حسن را رمقی در تن
بود اسما بن خارجہ مکنی بابی حسان او را شفاعت کرد و این شفاعت از ہمان بود کہ مادر

حسن مثنی خولہ دختر منظور از قبیلۂ بنی فزارہ بود چون ابن سعد آگہی یافت گفت پسر
خواہر ابو حسان را باو گذارید پس ابو حسان حسن را بکوفہ آورد و مداوا نمود تا صحت
یافت واز آنجا روانہ مدینہ شد ازین حدیث مکشوف افتاد کہ حدیث دامادی قاسم
بن الحسن در کربلا از اکاذیب روات است زیرا کہ سید الشہدا را زیادہ دو دختر
نبود یکے فاطمہ کہ زوجہ حسن مثنی وآن دیگر سکینہ بود و در ارشاد میں شیخ مفید اور کشف الغمہ
مین علی بن عیسی اربلی رحمہما اللہ کی بالکل اسکی ہی مطابق لکھا ہے اور نسب کی کتابون
کیطرف جو رجوع کیا تو دیکھا کہ عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب مین درمیان ذکر حسن مثنی
یہ لکھا ہے وکان قد خطب الی عمہ الحسین احدی بناتہ فابرز الیہ فاطمۃ
وسکینۃ وقال یا ابن اخی اختر ایہما شئت فاستحی الحسن وسکت فقال الحسین
قد زوجتک فاطمۃ فانہا اشبہ الناس بامی فاطمۃ بنت رسول اللہ وقال
البخاری بل اختار الحسن فاطمۃ بنت عمہ الحسین خلاصہ حسن مثنی نے ایک بیٹی کی
امام حسین علیہ السلام کے مدینہ مین خواستگاری کی تہی امام حسین علیہ السلام نے فاطمہ اور
سکینہ کو پیش کیا اور کہا کہ یہ دونون موجود ہین اے بہتیجے جسکو ان دونون مین سے
چاہو اختیار کرلو حسن مثنی شرما کر خاموش ہو رہے امام حسین ع نے فرمایا کہ یہ فاطمہ جو میری
مان فاطمہ بنت رسول اللہ سے صورت مین مشابہ ہے اوسکا تیرے ساتھ نکاح کردیا اور
تیری زوجیت مین دیدیا اور بخاری نے کہا ہے شرما سے نہین بلکہ خود حسن مثنی نے فاطمہ کو اختیار
کرلیا اور اسیطرح سے اور تحقیق علمائے رجال اور انساب کی سیر الائمہ کی روایت کو قوت دیتی ہے جیسے کہ نجوم
السماء فی تراجم العلماء مین بحر العلوم جناب مولانا محمد مہدی طباطبائی کے ذکر مین لکھا ہے نسب شریف ایشان از جانب
پدر بحضرت امام حسن ع واز جانب مادر بحضرت امام حسین سید الشہدا ع میرسد زیرا کہ از جانب پدر منتہی بودہ اند

ان الحسن بن الحسن
خطب الى عمه الحسين ع
احدى ابنتيه فقال له
اختر يا بني احبهما اليك
فاستحيى الحسن ولم يحر جوابا فقال له الحسين
فاني قد اخترت لك
ابنتي فاطمة فهي اكثرهما
شبها بامي فاطمة بنت
رسول الله صلعم
ارشاد شیخ مفید ۱۲

بسید ابراہیم طباطبائی بن اسمعیل الدیباج بن ابراہیم المغمر بن الحسن المثنی ابن
الامام الحسن المجتبے علیہ السلام و مادر ابراہیم بن حسن مثنی جناب فاطمہ دختر سید الشہدا
بود اس تحقیق سے بہی ثابت ہے کہ فاطمہ کبرا زوجہ حضرت حسن مثنی کی تہین اور
ابراہیم غمر ان کے بطن مطہر سے پیدا ہوے جو مولانا محمد مہدی طاب ثراہ
کے دادے تہے اور پہر اسی کتاب مین درمیان ذکر مولانا سید علی بن محمد علی
بن ابی المعالی صغیر بن ابی المعالی کبیر حسنی حسینی حائری یہ لکہا ہے نسبت شریفش
از طرف پدر بہ ابراہیم طباطبا کہ از فرزندان حسن مثنی بود و از جانب مادر بفاطمہ
بنت سید الشہدا میرسد اور یہ شبہ نہو کہ امام حسین کی فاطمہ دو دختر ہمنام تہین
ایک فاطمہ کا عقد حضرت حسن مثنی سے کیا اور دوسری فاطمہ کا حضرت
قاسم سے کیا اسلیے کہ شیخ مفیدؒ نے ارشاد مین دو بیٹیان امام حسین کی تحریر
فرمائی ہین ایک فاطمہ اور ایک سکینہ اور علی بن عیسے اربلیؒ نے کشف الغمہ مین
حافظ عبد العزیز بن الاخضر جنابذی سے یہی نقل کیا ہے اور کمال الدین بن طلحہ
شافعی سے اگرچہ ہونا تین دختر کا منقول ہے مگر نام اونکے یہ ہین زینب اور سکینہ
اور فاطمہ اور ایسا ہی ابن خشاب سے نقل کیا ہے اور بحوالہ ارشاد شیخ مفید
وہ ہی فاطمہ اور سکینہ دو دختر لکہی ہین اور ایک بزرگوار نے مجھسے فرمایا کہ جناب
امام حسین علیہ السلام نے وصیت پر اپنے بہائی حضرت امام حسن کی عمل
کیا تہا یہ ارشاد اور کلام اونکا از بس عجیب و غریب ہی یہ بزرگوار اسکو نہین جانتے
کہ عمل تو بعد کو ہوگا پہلے کسی معتبر راوے سے صحیح روایت مین جسکی توثیق ہمارے
علمانے کی ہو وصیت کا ہونا تو ثابت ہولی علاوہ برین گیارہ برس پہلے حضرت

امام حسن علیہ السلام وفات پا چکے تھے دس برس یا کچھ کم زیادہ جناب امام حسین ؑ مدینہ مین رہے وہان کبھی اس وصیت پر عمل نکیا جب کربلا کو ماہ شعبان مین چلے تو چلتے یا راہ مین وصیت پر عمل نہوا جب دوسری محرم کو کربلا مین پہونچے اور نام کربلا کا سنتی ہی حضرت امام حسین نے فرمایا کہ ہم سب یہان قتل ہو جائین گے مگر اوسوقت وصیت پر عمل نکیا یہ وقت سب اطمینان کے تھے اطمینان چھوڑ کر بے اطمینانی اور پریشانی کے وقت بضرورت وصیت پر عمل کیا اور یہ کونسا وقت وصیت پر عمل کرنے کا تھا کہ دشمن چڑہے آرہے ہین عزیزون کی لاشین آرہی ہین رونا پیٹنا درپیش ہی جان کے لالے پڑ رہے ہین اور اسپر باطمینان نکاح ہو رہا ہے ایسے ہی ایک بزرگوار نے فرمایا کہ بیٹی کا رانڈ ہو جانا بھی دنیا مین باپ پر بڑی مصیبت ہے تو امام حسین ؑ اس مصیبت سے محروم رہے جاتے. تھے مین کہتا ہون یہ مصیبت کب ابتحانا خدا کی طرف سے تھی یہ تو دیدہ و دانستہ بے ضرورت جان بوجہ کر کہ حضرت قاسم اسی وقت میدان کو جا رہے ہین اور حضرت جانتے تھے کہ قاسم پھر کر نہ آئین گے اپنے ہاتون اپنے اوپر ڈال لی اور اسی طرح اور بھی مصیبتین تھین وہ حضرت نے اپنے ہاتون کیون نہ ڈالین بعض اشخاص اس نکاح کی مصلحتین بیان کرتے ہین یہ نہین جانتے کہ مصلحت بھی تو اوسیوقت دیکھی جائیگی جو اسکا واقع ہونا کسی معتبر حدیث یا روایت مین سچے معتبر راوی سے منقول ہوا اگر کسی معتبر روایت مین اس نکاح کا ہونا مذکور ہو چکا تھا تو ہمارے قدیمی علماء نے اپنی حدیث کی کتابون مین کیون نہ مذکور کیا اور روایت

بنت امرئ القیس بن عدی کلبیہ واما الرباب
معلی بن ... و فاطمہ بنت ... ام عبد اللہ ...
الحسین ؑ و فاطمہ بنت طلحہ بن ... الحسین
و امہا ام اسحٰق بنت طلحہ ۱۲ ارشاد
عبد اللہ ... عبد العزیز
وقال ... کبری ولد ...
الافضل ... علی بن ابی طالب ؑ
... علی ابن ابی ...
سند ... سکینہ و
بعد ذکر ... ان کیا ہے
فاطمہ

عقد فاطمہ کبرا جو حسن مثنیٰ سے ہوا ہے اور یہ روایت کتب انساب اور
سیر و اخبار مین ہے علاوہ بران ہے کہ یہ روایت وصیت و عقد حضرت
قاسم سے معارضہ کرتی ہے جو کوئی اس نکاح کا معتقد ہوگا تو اوسکو اسکا
بہی جواب دینا ضرور ہوگا کہ جب یہ امر ثابت ہولیا کہ جناب امام حسین ع نے
حضرت فاطمہ کبرا کا عقد مدینہ مین حضرت حسن مثنیٰ سے کر دیا تہا چنانچہ یہہ
امر کتب تاریخ و رجال و انساب سے پوری طرح ثابت ہی تو حیات مین شوہر
کی جناب امام حسین دوسرا نکاح اپنی بیٹی کا کیون کرتے تہے باوجودیکہ حسن مثنیٰ
کے پسر کا پیدا ہونا بطن مطہر سے فاطمہ کبرا کے جنکا نام ابراہیم غمر ہے ثابت ہے
اور جملہ طباطبائی انہین کی اولاد ہین جیسا کہ نجوم السما مین ہے ۔ اور ایسی ہی
عبد اللہ بن حسن مثنیٰ کا بطن فاطمہ کبرا دختر سید الشہدا سے کشف الغمہ مین ہونا
علی بن عیسیٰ اربلی علیہ الرحمہ کی لکہا ہے پس بعد ثبوت ان سب امور یہ کہنا کہ
حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی دختر حضرت فاطمہ کبرا کا نکاح روز عاشور
یا شب شہادت کربلا مین حضرت قاسم ابن حسن سے کیا تہا جناب امام حسین ع
پر بڑی تہمت ہی اور اون حضرت پر بڑا بہاری اعتراض ہے کہ امام معصوم
ہو کر حیات مین داماد کی اپنی بیٹی کا عقد دوسری شخص سے کرتے تہے جو خوشنا عتبہ
اس اعتقاد اور ذکر کرنے مین اور بخوشی خاطر سننے مین لازم آتی ہین اونسے پرہیز کرنا
اور بچنا ضروری ہے قال اللہ تبارک و تعالیٰ لنبیہ صلعم ان علیک الا البلاغ
فانا اقتدینہ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ الذی اکشف الغطاء، وارفع جلباب الخفاء، وصلی اللہ علیٰ نبیہ واصحابہ الکساء

کہ فی زماننا ہذا جو مدار مذہب اہلحق کا بر خلاف فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

کے ذاکرین مصائب ومناقب کی تصنیفات نظم ونثر پر ہوگیا ہے

جو اہل خلاف کی روایات سے مستنبط ہیں اور حضرات عوام نے اونہیں

مضامین کو اپنی الواح خاطر پر کالنقش فی الحجر منتقش فرمالیا ہے،

اور یہ موجب عصیان بی پایان کا ہوتا ہی لہذا مصنف محقق

ومولف مدقق صاحب تصانیف کثیر وتالیفات خطیر مخجل فضلاء

مخالفین موید علماء موالفین عمدۃ الحاج والزوار السید

الممجد سلالۂ آل محمد مولانا السید آل محمد النقوی

ادام اللہ الصمد ظلہ العالی علی العابد وام الایام واللیالی

نے اس رسالہ کو نسبت دامادی قاسم

ابن حسن علیہ السلام کی اپنی تحقیق حقیق سے

انتہا شائع فرمایا ہی تاکہ

اہلحق اپنی جادۂ مستوی سے

کتب

نہ بہرین اور اپنی

بے

حقہ مرویات سے

نہ کریں

تجاوز